پلاستر، پٹی اور موزوں پر مسح کے احکام

مولانا محمد رفعت

پلاستر وغیرہ پر مسح کی دلیل:

مسئلہ: جبیرہ (پلاستر وغیرہ) پر مسح کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی ہڈی غزوۂ احد یا غزوۂ خیبر میں جب ٹوٹ گئی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ان چھپریوں (اس زمانہ کے پلاستر وغیرہ) پر مسح کرنے کا حکم دیا، جن کو اس ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھ رکھا تھا۔

مسئلہ: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پہلے جبیرہ پر مسح کو واجب فرماتے تھے، پھر صاحبینؒ کی طرح اس کے فرض ہونے کے قائل ہو گئے تھے۔ (درمختار، ص ۴۸، جلد۳)

جبیرہ کی تعریف:

فقہاء کی اصطلاح میں جبیرہ اُس دھجی کو کہتے ہیں جو مریض کے عضو پر باندھی جائے، یا وہ دوا جو اُس عضو پر لگائی جائے۔ اس کی بندش کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ لکڑی کی پھچیوں یا کھجور کی چھال وغیرہ کے ساتھ باندھی جائے، (اس میں پلاستر، بینڈایج وغیرہ سب شامل ہیں)۔

اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ جس عضو پر پٹی (پلاستر وغیرہ) باندھی گئی ہے، وہ شکستہ (ٹوٹی ہوئی یا زخمی ہو) بلکہ پٹی کا حکم اُس صورت میں عائد ہوتا ہے کہ جب کہ پٹی بندھے ہوئے عضو کو کوئی مرض لاحق ہو، خواہ زخم ہو یا شکستگی یا جوڑوں کے درد کی قسم کا کوئی مرض وغیرہ ہو۔

غرض جبیرہ فقہاء کی اصطلاح میں اس بندش کو کہتے ہیں جو مریض (چوٹ یا زخم وغیرہ سے متاثر) عضو پر باندھی جائے یا دوا عضو کے اوپر لگی ہوئی ہو، تو اگر اس پٹی پر پانی استعمال نہ کیا جا سکے تو کیا اس پر مسح کرنا فرض ہے؟

اگر کسی مکلف انسان کے ایسے عضو پر جس کا دھونا وضو یا غسل میں ضروری ہے، کوئی دھجی (پلاستر وغیرہ) بندھی ہوئی ہو، یا دوا لگی ہوئی ہو، اور اس کا دھونا نقصان دہ یا موجب اذیت ہو تو اس

☆فرض وہ فعل ہے جسے کرنے کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہو اور جسے جان بوجھ کر ترک کرنا سخت گناہ ہے☆

پر مسح کر لینا فرض ہے۔ اُس جگہ پر پٹی بندھی ہوئی ہو یا پٹی نہ ہو، بلکہ دوا لگی ہوئی ہو۔ (کیونکہ یہ بھی پٹی ہی کے حکم میں ہے)۔

اگر دوا پر مسح کرنا نقصان دہ ہو تو اس پر کوئی دھجی لپیٹ کر اُس کے اوپر مسح کر لیا جائے۔ مریض عضو (مرض والے عضو) پر بندھی ہوئی بندش کو ہٹانا نہیں چاہیے۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جس کے اعضائے وضو و غسل میں کسی پر مرض کی وجہ سے پٹی (پلاستر وغیرہ) بندھی ہوئی ہو۔ غرض جہاں پانی لگنا نقصان دہ ہے اُس مریض عضو یعنی حصہ پر مسح کر لینا فرض ہے۔ اگر مسح (پانی سے تر کیا ہوا ہاتھ بھی نقصان دہ ہو تو اُس پر پٹی لپیٹ کر پٹی کے اوپر مسح کر لیا جائے۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۶۷، جلد اول)

پٹی و پلاستر پر مسح کا مطلب:

مسئلہ: جو جگہ ٹوٹی ہوئی ہے یا زخمی ہے دراصل اسی کا دھونا لازم ہے، خواہ گرم پانی سے دھونا پڑے، لیکن اگر اس ٹوٹی ہوئی جگہ کا مسح گرم پانی یا ٹھنڈے پانی سے بھی مضر ہو تو پھر اس پر جو پٹی (پلاستر وغیرہ) بندھی ہوئی ہے اس پر مسح کرے اور اگر پٹی پر مسح کرنا بھی نقصان کرتا ہو تو وہ ساقط ہو جائے گا، یعنی اس وقت نہ اس جگہ کا دھونا لازم ہوگا اور نہ پٹی پر مسح کرنا۔ (درمختار، ص ۵۰، جلد ۳)

مسئلہ: پٹی کے بڑے حصہ پر مسح کر لینا کافی ہے (یعنی پٹی پلاستر وغیرہ) کے اکثر حصہ پر ایک مرتبہ مسح کر لینا کافی ہوتا ہے۔

مسئلہ: اسی طرح پٹی کے اوپر مسح کرنے میں بالاتفاق نیت کی شرط نہیں کی جاتی ہے۔

مسئلہ: پٹی پر مسح کرنے میں پوری پٹی پر مسح کرنا اور مکرر کرنا صحیح تر قول میں شرط نہیں۔ (درمختار، ص ۵۱، جلد ۳)

مسئلہ: ٹوٹی ہوئی ہڈی پر لکڑی (پلاستر وغیرہ) رکھ کر جو پٹی باندھی جاتی ہے وہ پٹی زخم کا پھایہ (پلاستر، بینڈایج وغیرہ) فصد اور داغ (پچھنا لگوانے یا رگوں سے خون نکلوانے) لگنے کی جگہ اور اس کے علاوہ زخم کی طرح کی دوسری جگہ ان تمام پر مسح کرنے کا حکم ایسا ہے جیسے ان کے نیچے والے حصوں کو دھونے کا۔ (درمختار، ص ۳۸، جلد ۳، باب مسح علی الخفین)

☆ لاثواب الا بالنية ☆ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ☆ (فقہی ضابطہ)

پلاستر پر مسح صورتاً ہے:

ایک مسح موزوں کا ہوتا ہے، یہ درحقیقت مسح ہے، دوسرا مسح پٹی پر ہوتا ہے، یہ صورتاً تو بے شک مسح ہے حقیقتاً مسح نہیں ہے، بلکہ یہ اصل میں دھونے کے حکم میں ہے گو ان دونوں مسحوں میں فرق ہے، چونکہ جبیرہ کا مسح حکماً مسح نہیں ہے، اس مسح کا اجتماع دھونے کے ساتھ ہوتا ہے جیسے کوئی ایک پیر جو اچھا ہے اس کو وضو میں دھوئے اور دوسرا پیر جو زخمی ہے اس کی پٹی پر بھیگے ہوئے ہاتھ سے مسح کرے، یہ صورت جائز ہے لیکن یہ جائز نہیں ہے کہ وہ دونوں پیروں میں سے ایک کے موزے پر مسح کرے اور دوسرے پیر کا موزہ نکال کر دھوئے، یا دونوں پیروں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اس پر مسح کیا، اس کے بعد دونوں پاؤں پر موزے چڑھا لئے، اب اس کا وضو ٹوٹا تو اس نے اس طرح وضو کیا کہ ایک پیر کے جبیرہ (پٹی پلاستر وغیرہ) پر مسح کیا اور دوسرے پاؤں کا مسح موزہ پر، تو یہ درست نہیں ہے۔ البتہ اگر ان دونوں پٹی والے پیروں کے موزوں پر مسح کرے گا تو یہ جائز ہوگا، چنانچہ اگر یہ صورت ہو کہ ایک پیر پر پٹی تھی، اس پر مسح کیا، دوسرے پیر پر پٹی نہ تھی، اس کو دھویا پھر دونوں پیروں پر موزے پہن لئے، اب وضو ٹوٹا تو اس کی وجہ سے اس نے وضو کیا اور اس وضو میں دنوں موزوں پر مسح کیا تو یہ جائز ہے، اسلئے کہ یہاں پر اصل اور بدل کا اجتماع نہیں ہے۔ (درمختار، ص ۴۹، جلد ۳)

زخم پر مسح صحیح ہونے کی شرطیں:

مسئلہ: پوری پٹی (پلاستر وغیرہ) پر مسح کرنا شرط نہیں ہے بلکہ اکثر حصہ پر مسح کر لینا کافی ہے۔ پس اگر مثلاً زخم پورے ہاتھ پر ہو اور اس پر پٹی رکھی (بندھی) ہو تو جس حصے پر پٹی ہے اس کے نصف سے زائد حصے پر مسح کرنا کافی ہے۔

اگر پٹی مرض سے متاثرہ حصے سے زیادہ حصے پر بندھی ہے تو دو صورتیں ہوں گی، یا تو اس پٹی کا کھولنا نقصان دہ ہوگا یا نہ ہوگا۔ اگر نقصان دہ نہ ہو تو اس کو کھولنا واجب ہے اور اس کے نیچے کے حصہ عضو کو دھونے میں مضرت کا اندیشہ نہ ہو تو اسے دھو لیا جائے۔ اگر دھونا مرض کے لئے نقصان دہ ہے تو صرف مرض کی جگہ پر مسح کرنا اور اس کے ارد گرد صحت مند حصے کو دھونا واجب ہے اور اگر پھائے کی جگہ کا مسح کرنا بھی مضر ہو تو ارد گرد کی جگہ کو دھو لیا جائے۔

اگر پٹی مرض سے متاثرہ حصے سے زیادہ حصے پر بندھی ہے تو دو صورتیں ہوں گی، یا تو اس

پٹی کا کھولنا نقصان دہ ہوگا یا نہ ہوگا۔ اگر نقصان دہ نہ ہو تو اُس کو کھولنا واجب ہے اور اس کے نیچے کے حصہ عضو کو دھونے میں مضرت کا اندیشہ نہ ہو تو اسے دھولیا جائے۔ اگر دھونا مرض کیلئے نقصان دہ ہے تو صرف مرض کی جگہ پر مسح کرنا اور اس کے ارد گرد صحت مند حصے کو دھونا واجب ہے اور اگر پھائے کی جگہ کا مسح کرنا بھی مضر ہو تو ارد گرد کی جگہ کو دھولیا جائے۔

اگر پٹی کا کھولنا نقصان دہ ہو تو پٹی کے اوپر ہی مسح کرنا واجب ہے۔ پٹی کو کھولنے کی زحمت نہ دی جائے گی اگر چہ اس کے نیچے کے حصہ کا دھونا یا مسح کرنا ممکن ہو کیونکہ اس حالت میں پٹی ہی پر مسح کرنا واجب ہے جو مرض سے متاثر اور غیر متاثر حصے کو ڈھکے ہوئے ہے۔ اور مسح پٹی (پلاستر وغیرہ) کے بیشتر حصہ پر کیا جائے۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۷۰، ج ۱)

صرف زخم کی جگہ پر مسح کرنا چاہئے یا پورے عضو پر؟

سوال: اگر کسی عضو کے پورے حصہ پر یا اس سے کم وبیش پر مثلاً پیر پر کوئی زخم ہو تو مسح کل پیر پر کرنا چاہئے یا محض اتنی ہی جگہ پر جہاں زخم ہے۔ اگر کل پیر پر مسح کیا تو نماز درست ہو گی یا نہیں؟ ایک شخص کہتا ہے کہ جتنی جگہ میں زخم ہے اسی پر مسح کیا جائے باقی عضو کو دھونا چاہئے اور مسح علی العصابہ (پٹی پر مسح) میں محض پٹی پر مسح کیا جائے باقی کو دھونا چاہئے؟

جواب: ان سب صورتوں میں مسح صرف اسی مقدار پر کرنا چاہئے، جس جگہ زخم ہے اور اچھی جگہ کو دھونا چاہئے لیکن اگر صحیح حصہ کے دھونے سے زخم پر پانی پہنچے اور اس کو مضر ہو تو کل حصہ پر مسح کرنا درست ہے۔ پس قول اس شخص کا درست ہے جو کہتا ہے کہ صرف اسی موقع پر مسح کرنا چاہئے جس جگہ پھنسی یا زخم ہے، اور باقی حصہ کو دھونا چاہئے۔ پس اگر کل پر مسح کر لیا بدون اس خوف کے جو اوپر لکھا گیا تو نماز نہ ہو گی اور مسح علی العصابہ (پٹی کے مسح) میں بے شک صرف پٹی پر ہی مسح کرنا چاہئے باقی عضو کو دھونا چاہئے لیکن اس قدر تخفیف (رعایت) اس میں کی گئی ہے کہ پٹی کے درمیان میں اگر کچھ جگہ کھلی ہوئی ہو تو اس پر مسح درست ہے، اور پٹی کے نیچے جو صحیح وسالم حصہ عضو کا آیا ہے اس پر بھی مسح درست ہے، باقی عضو کو دھونا چاہئے۔ درمختار، ص ۲۵۸، جلد باب المسح علی الخفین)۔

☆ الیقین لا یزول بالشک ☆ یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا ☆ (فقہی ضابطہ)

ہاتھ پیر پر زخم ہو تو مسح کس طرح کرے؟

سوال: ہاتھ، پیر میں زخم ہو اور پانی لگانے سے اندیشہ بڑھنے کا ہو تو کس طریقے سے مسح کرے؟ اور اگر اس سے پانی اندر جانے کا اندیشہ ہو تو کیا آس پاس مسح کر لے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟ اور اگر پٹی زخم سے زیادہ جگہ پر ہو تو کس طرح مسح کرے؟ اور حاجت غسل میں کیا کرے؟

جواب: جب کہ دھونے سے اندیشہ ہو زخم کے بڑھنے کا تو اس پر مسح درست ہے۔ مسح کرنے میں تر ہاتھ پھیرنا ہوتا ہے اس جگہ پر۔ اول تو یہ حکم ہے کہ اگر بلا پٹی پھایہ کے ہاتھ پھیرنے میں کچھ اندیشہ نہ ہو تو بلا پٹی پھایہ کے اس جگہ پر تر ہاتھ پھیرے، اگرچہ بعض بعض جگہ اس میں خشک رہ جائے اور بلا پٹی وغیرہ مسح کرنے میں زخم کا خوف ہے تو پٹی یا پھایہ پر تر ہاتھ پھیرے۔ آس پاس کی جگہ خشک رہ جانے سے کچھ حرج نہیں، ہاتھ سب جگہ پھیرے اگرچہ پانی کہیں لگے اور کہیں نہ لگے جیسا کہ مسح میں ہوتا ہے تو کچھ حرج نہیں ہے، اور پٹی اگرچہ موضع زخم سے زیادہ ہو تمام پٹی پر مسح کرے کچھ حرج نہیں ہے اور غسل کی ضرورت ہو تو تب بھی یہی حکم ہے کہ زخم کی جگہ مسح کرے، جیسے اوپر مذکور ہوا، اور باقی بدن کو دھوئے اور پانی بہائے۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص ۲۹۷، جلد اول بحوالہ الدر المختار، مجتبائی، ص ۵۰، جلد ۱)

مسئلہ: اگر زخم یا پٹی (پلاستر وغیرہ) پر بھی مسح نہیں ہو سکتا تو پھر تیمم درست ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم، ص ۲۴۶، جلد اول بحوالہ ردالمختار، ص ۲۵۸، جلد اول، باب المسح علی الخفین)۔

کیا پٹی کے مسح میں مرد و عورت برابر ہیں؟

مسئلہ: پٹی (پلاستر وغیرہ) کے اوپر مسح کرنے میں اور اس کے دوسرے مسائل وتوابع میں مرد و عورت اور جس کو وضو نہ ہو وہ اور جس پر غسل فرض ہو وہ بالاتفاق سب برابر ہیں۔ (توابع پٹی میں زخم کا پھایہ، فصد کی پٹی جو جگہ داغی گئی ہے وہ اور زخم کے اردگرد کی جگہ جو پٹی کے نیچے آ گئی ہے سب داخل ہیں، ان سب کا وہی حکم ہے اور ان کے لئے وہی مسائل ہیں جو جبیرہ کی پٹی کے ضمن میں آئی ہیں)۔ (درمختار، ص ۵۱، جلد ۳)

☆الاصل بقاء ما کان علی ما کان۔ بنیادی طور پر جو چیز جس حالت پر ہو اسی پر باقی رہتی ہے☆

(یعنی مرد وعورت وغیرہ سب معذوروں کے لئے یہ مسائل ہیں۔ محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)

پلاستر وغیرہ پر مسح کرنے والے کی امامت؟

مسئلہ: جبیرہ (پلاستر، پٹی، زخم پر پھایہ وغیرہ) پر مسح کا وقت اور اس کی مدت مقرر نہیں ہے، اس وجہ سے کہ یہ مسح دھونے کے درجہ میں ہے، یہاں تک کہ جبیرہ وغیرہ پر مسح کرنے والا تندرستوں کی امامت کر سکتا ہے اور یہ اس لئے کہ وہ صاحب عذر نہیں ہے۔ (درمختار، ص ۵۰، جلد ۳)

مسئلہ: جس شخص نے زخم پر یا پٹی پر مسح کیا ہو یا بحالت مجبوری پٹی پر مسح نہ کر سکا ہو وہ اگر تندرست لوگوں کا امام بن جائے کہ جنہوں نے پورے اعضاء کو دھویا ہے تو کچھ حرج نہیں ہے، بلاشبہ سب کی نماز ادا ہو جائے گی۔ (طہور المسلمین، ص ۳۹، وکتاب الفقہ، ص ۲۶۸، جلد اول و فتاویٰ دارالعلوم، ص ۲۷۷، جلد اول)

زخم صحیح ہونے پر مسح کا حکم:

مسئلہ: پٹی والے مسح کو صحت کی وجہ سے پٹی کا خود بخود گر جانا باطل کر دیتا ہے، اور اگر صحت کے بغیر پٹی گری ہے تو مسح باطل نہیں ہوتا بخلاف موزہ کے مسح کے کہ وہ موزہ کے اتر جانے سے ہر حال میں مسح باطل ہو جاتا ہے، زخم والی پٹی اگر صحت کے بعد نماز میں گری ہے تو وہ نماز پھر از سر نو پڑھے گا اور اسی طرح کا تفصیلی حکم اس صورت میں ہے جب دوا گر گئی یا پٹی والی جگہ صحت یاب ہو گئی مگر پٹی نہ گری (یعنی اگر دوا صحت کے بعد نماز کے اندر گری ہے یا پٹی والی جگہ اچھی ہو گئی تو ان دونوں صورتوں میں نماز دوبارہ از سر نو پڑھے) اور اس حکم کو اس صورت کے ساتھ مقید کرنا چاہئے جبکہ پٹی کا اتارنا نقصان دہ نہ ہو، اور اگر یہ بات نہیں ہے بلکہ پٹی کا اتارنا مضر ہے تو مسح باطل نہ ہوگا، یعنی صحت کے بعد پٹی کے اس وقت گرنے سے مسح باطل ہوتا ہے جب پٹی کا کھولنا نقصان نہ کرتا ہو، اور اگر نقصان کرتا ہو اس طرح کہ پٹی (زخم وغیرہ پر) چپکی ہوئی ہو، اور اس کے اکھیڑنے (اتارنے) میں زخم کے تازہ ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں مسح باطل نہ ہوگا۔ (درمختار، ص ۵۱، جلد ۳)

فضل العالم علی العابد کفضلِ القمرِ علی سائرِ الکواکب (سنن ابوداود وترمذی)

مسئلہ: اگر مریض نے ایک جبیرہ (یعنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کی پٹی بدل کر دوسرا جبیرہ (پلاستر، پٹی وغیرہ) باندھا یا اوپر کی پٹی گر گئی تو اس دوسری پٹی پر مسح کا دوبارہ کرنا واجب نہیں ہے، البتہ مستحب ہے۔ (درمختار، ص ۴۹، جلد ۳)

مسئلہ: اگر پٹی زخم اچھا ہوئے بغیر ہی اتر گئی تو مسح باطل نہ ہوگا، خواہ نماز کے اندر اترے یا باہر۔

مسئلہ: اگر نماز پڑھتے میں زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر جائے اور قعدۂ اخیرہ بقدر تشہد سے پہلے اتری تو نماز جاتی رہے گی اور اس صورت میں صرف اس جگہ کو جہاں پٹی بندھی تھی پاک کر لینا چاہئے اور نماز کو دوبارہ پڑھ لیا جائے۔ لیکن اگر وہ پٹی قعدۂ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد اتر گئی ہے تو اس کے متعلق امام اعظم ابوحنیفہؒ کا کہنا یہ ہے کہ نماز جاتی رہی، لیکن صاحبینؒ کہتے ہیں کہ نماز ہوگئی، کیونکہ نماز اس وقت پوری ہو چکی تھی اور پٹی کا گرنا نماز ختم کرنے کے بعد بول پڑنے (بات چیت کرنے) یا حدث لاحق ہو جانے کے برابر ہے۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۷۲، جلد اول و عالمگیری، ص ۶۹، جلد اول) فتویٰ صاحبینؒ کے قول پر ہے (عالمگیری، ص ۷۱، ج ۱)

پلاستر پر مسح کے لئے وضو ضروری نہیں ہے:

مسئلہ: پٹی (پلاستر وغیرہ) پر یا زخم کے پھائے پر مسح کرنا ان کے نیچے کے حصہ کے دھونے کے برابر ہے اس کا بدل نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر پٹی (پلاسٹر) ایک پیر پر ہے تو اس پر مسح کیا جائے گا اور دوسرے کو دھویا جائے گا اور اس مسح کی (پلاستر وغیرہ کی) کوئی مدت مقرر نہیں ہے اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ اس کو باوضو باندھے یا بے وضو۔

مسئلہ: چھوٹا بڑا حدث اس (پلاستر کے مسح) میں برابر ہے۔ (چھوٹے سے مراد بے وضو ہونا اور بڑے سے مراد بے غسل جنبی ہونا) اور اس کے مسح میں باتفاق روایات نیت کی بھی شرط نہیں ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: ایک بار مسح کافی ہے، یہی صحیح ہے۔ (محیط)

مسئلہ: پاؤں کو دھونے اور موزوں پر مسح کرنے کو جمع نہ کرے (کافی، فتاویٰ عالمگیری، ص ۶۹، جلد اول)

ناخن پھٹنے پر مسح کرنا؟

مسئلہ: اگر ناخن ٹوٹ (یا پھٹ) گیا اور اس پر دوا لگائی اگر اس کے چھڑانے (الگ کرنے) سے

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود و ترمذی)

نقصان ہوتا ہے تو اس کے اوپر مسح کرے اور اگر مسح سے بھی نقصان ہوتا ہے تو اس کو چھوڑ دے۔ پھٹے ہوئے اعضاء کے شگافوں میں اگر ممکن ہو تو پانی (وضو و غسل میں) بہائے اور اگر ممکن نہ ہو تو مسح کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو ان کو چھوڑ دے اور اس کے پاس کے حصہ کو دھو لے۔

مسئلہ: ایک شخص کی انگلی میں زخم ہے، اس نے مرہم (دوا) لگایا اور وہ مرہم زیادہ جگہ میں لگ گیا، پھر وضو کرنے میں اگر پوری پٹی پر مسح کیا تو جائز ہے۔ (عالمگیری، ص ۶۹، ج ۱)

پلاستر پر مسح کرنا؟

سوال: کسی کے پھنسی یا زخم پر پلاستر لگا ہوا ہو، اگر غسل یا وضو کے وقت اس کو کھول کر دھوئے تو کچھ نقصان نہیں، البتہ جو دوا لگائی تھی، پلاستر کو ہٹانے کی وجہ سے وہ باقی نہیں رہے گی، اسلئے وہ دوا مرض کیلئے مفید ثابت نہ ہوگی یا یہ کہ پلاستر نہیں ملے گا، یا زیادہ گراں ملے گا تو پلاستر کو ہٹا کر اس عضو کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟ نیز دوا کی گرانی کی کیا تحدید ہے؟

جواب: درمختار، ص ۲۶۰، جلد اول کی عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر پلاستر کھولنا زخم کے لئے مضر ہو تو پلاستر کھول کر اس عضو کو دھونا ضروری نہیں، بلکہ پلاستر پر مسح کافی ہے اور وہ پلاستر جبیرہ کے حکم میں ہے اور اگر کھولنا مضر نہیں مگر پلاستر عام مروج قیمت سے زیادہ گراں ملے گا یا قیمت تو زیادہ نہیں مگر تنگ دستی کی وجہ سے خریدنے پر قدرت نہیں تو بھی مسح جائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ، ص ۶۳، جلد ۲ و عالمگیری، ص ۶۹، ج ۱، باب الطہارت)

پٹی پر مسح کرنے کے بعد پٹی گر گئی؟

سوال: زخم کی پٹی پر مسح کیا اور وہ گر گئی اور دوسری پٹی بدلی تو دوبارہ مسح کرے گا یا نہیں؟

جواب: پٹی کے گرنے سے سابق مسح نہیں ٹوٹتا، البتہ زخم اچھا ہونے کے بعد پٹی گری تو سابق (پہلا) مسح ٹوٹ جائے گا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہوگا۔ (احسن الفتاویٰ، ص ۶۳، جلد ۲، بحوالہ ردالمحتار، ص ۲۵۵، جلد اول)

مسئلہ: اگر اوپر کی پٹی گر جائے تو نچلی پٹی پر مسح کرنا ضروری نہیں، مندوب ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۶۳، جلد دوم بحوالہ ردالمحتار، ص ۲۵۸، جلد اول)

پھایہ پر مسح کا حکم:

سوال: زید کے منہ پر پھنسی یعنی زخم ہے اس پر مرہم کا پھایہ لگایا ہوا ہے کیا اس کو ہٹا کر وضو کرے یا پھایہ کے اوپر سے پانی بہائے؟

جواب: اگر زخم کو پانی نقصان کرتا ہو یا پھایہ ہٹانے میں تکلیف ہو تو پھایہ ہٹائے بغیر اس پر مسح کر لے۔ (احسن الفتاویٰ ص۶۴، جلد۲، بحوالہ ردالمحتار، ص۲۵۷، جلد اول)

مسئلہ: زخم کے مقام پر مسح کر لے، اگر مسح بھی نقصان دیتا ہے تو معاف ہے مسح بھی نہ کرے۔ (احسن الفتاویٰ ص۶۴، جلد۲، بحوالہ ردالمحتار، باب التیمم، ص۹۵، ج۱)

پاؤں پھٹنے پر مسح کرنا؟

مسئلہ: ایک شخص کا ناخن ٹوٹ گیا، اس نے اس ٹوٹے ہوئے حصہ پر دوا لگائی یا پاؤں میں پھٹن تھی اس پر دوا لگائی تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر وہ قادر ہو تو وضو میں اس حصہ پر پانی بہا دے، اور اگر پانی نہ بہا سکتا ہو (زخم پر نقصان کی وجہ سے) تو اس حصہ کا مسح کرے یعنی بھیگا ہوا ہاتھ اس زخم پر نقصان کی وجہ سے) تو اس حصہ کا مسح کرے یعنی بھیگا ہوا ہاتھ اس زخم کی دوا پر پھیرے۔ (اگر پٹی وغیرہ نہ ہو تو) اور اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو چھوڑ دے یعنی نہ دھوئے اور نہ مسح کرے، دونوں عذرِ شرعی ہونے کی وجہ سے ساقط قرار پائیں گے۔ (درمختار، ص۵۱، جلد۳)

(یعنی اگر زخمی حصہ پر جہاں مسح کرنے کو بتایا گیا ہے، اگر کھلے ہوئے زخم پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر کر بھی مسح نہیں کر سکتا کہ اس کی برداشت نہیں ہے تو جو پٹی اس زخم پر بندھی ہوئی ہے اسی پر مسح کرے۔ محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)

سر کے درد میں مسح کرنا؟

مسئلہ: جس کے سر میں اس طرح درد ہو رہا ہے کہ وہ وضو کرنے کی حالت میں مسح کرنے پر قادر نہیں ہے اور نہ نہانے کی صورت میں اسے دھو سکتا ہے تو وہ وضو اور غسل کے بدلہ میں تیمم کرے گا، کہ سر کے مسح کی فرضیت اس سے ساقط ہو جائے گی۔ اور اگر اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی ہے تو سر کا مسح کرنا واجب ہے۔

امام محمد بن ادریس شافعیؒ فرماتے ہیں: فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

مسئلہ: اسی طرح غسل میں جب سر کا دھونا ساقط ہو جائے تو اسی وقت اس کا مسح کرنا چاہئے، اگرچہ پٹی پر مسح کرنا پڑے، مگر یہ بھی اس وقت ہے جب کہ مسح کرنا اس کے لئے نقصان دہ نہ ہو، اور اگر نقصان پہنچتا ہو تو دھونا اور مسح کرنا دونوں ساقط ہو جائیں گے۔ اور حکم میں یہ اس شخص کے ہو جائے گا جس کے سر ہے ہی نہیں، جس طرح اس شخص سے مسح ساقط ہو جاتا ہے، جس کے حقیقت میں عضو نہ ہو۔ (درمختار، ص۳۲، جلد۳)

مہاسوں سے خون نکلنے پر مسح کرنا؟

سوال: میرے تمام چہرے پر مہاسے ہیں جن میں خون اور پیپ ہے، جب وضو کرتا ہوں تو چہرے پر پانی لگنے سے مہاسوں سے خون نکلنے لگتا ہے، تو کیا ایسی حالت میں تمام اوقات میں تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہوں؟

جواب: اگر تکلیف واقعی اتنی سخت ہے، جتنی آپ نے لکھی ہے، اور مسح بھی نہیں کر سکتے تو تیمم جائز ہے۔ (آپ کے مسائل، ص ۶۵، جلد۲)

مسئلہ: اگر دونوں ہاتھوں میں پھنسیاں ہیں اور ان کو پانی نقصان کرتا ہے تو تیمّم درست ہے، البتہ اگر کوئی دوسرا شخص وضو کرانے والا ہو تو جوازِ تیمّم میں اختلاف ہے، ارجح واحوط عدم جواز ہے۔ (احسن الفتاویٰ، ص ۵۶، جلد۲)

زخم پر پٹی باندھ دی مگر اندر خون نکلتا رہا؟

سوال: ایک پھوڑا نکل آیا اور اس سے خون و پیپ نکلتا ہے، اس وجہ سے اس پر روئی رکھ کر پٹی باندھ دی ہے۔ اندر اندر خون نکلتا رہتا ہے، پٹی کی وجہ سے باہر نہیں نکلتا، تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: اگر اتنا خون نکلے کہ اسے روکا نہ جاتا تو زخم کے مقام سے آگے بڑھ جاتا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ص ۲۶۹، جلد۴ بحوالہ کبیری، ص ۱۳۰ و شامی، ص ۱۲۹، ج ۱)

پلاستر پر مسح کے مسائل:

۱۔ کسی مرض کی وجہ سے اگر کوئی حاذق ڈاکٹر کسی عضو (بدن کے حصہ) کو دھونے کو منع کرے تو اس کا دھونا فرض نہیں، بلکہ مسح کرے اگر مضر نہ ہو، ورنہ مسح بھی معاف ہے۔

۲۔ وضو میں جن اعضا کا دھونا فرض ہے، اگر ان میں زخم ہو یا پھٹ گئے ہوں یا درد وغیرہ ہو تو اگر ایسی حالت میں ان پر پانی کا پہنچانا تکلیف نہ دیتا ہو، اور نقصان نہ کرتا ہو تو دھونا فرض ہے ورنہ مسح کرے اور اگر مسح بھی نہ کر سکے تو ایسے ہی چھوڑ دے۔ (درمختار)

۳۔ ہاتھ میں زخم ہو یا پھٹ گئے ہوں جس کی وجہ سے وہ ہاتھوں کو اور ہاتھوں کے ذریعہ سے دوسرے اعضاء کو دھو نہ سکتا ہو اور نہ کسی دوسری تدبیر سے بقیہ اعضاء کو دھو یا دھلوا سکتا ہو تو ایسی صورت میں وضو فرض نہیں بلکہ تیمم کرے، اگر کر سکے۔

۴۔ ہاتھ، پیر، منہ پر اگر کسی وجہ سے دوا لگائی گئی ہو تو اسی دوا پر پانی بہانا فرض ہے، بشرطیکہ مضر نہ ہو اور پانی بہا چکنے کے بعد اگر وہ دوا خود بخود چھوٹ جائے یا چھڑا دی جائے تو اگر اچھے ہونے کی وجہ سے چھوٹی یا چھڑائی گئی ہے تو مسح باطل ہو جائے گا یعنی ان اعضاء کو دھونا پڑیگا۔

۵۔ کسی کے ہاتھ مع کہنیوں کے یا پیر مع ٹخنوں کے کٹ گئے ہوں تو ایسی حالت میں ہاتھ پیر کا دھونا فرض نہیں، اور منہ اگر کسی طریقے سے دھو سکتا ہو اور سر کا مسح کر سکتا ہو تو کرے ورنہ وہ بھی فرض نہیں بلکہ منہ کو بہ ارادۂ تیمم دیوار وغیرہ پر ملے۔

۶۔ کسی شخص کے پیر یا ہاتھ کٹ گئے ہوں لیکن کہنی یا اس سے زیادہ اور ٹخنے یا اس سے زیادہ موجود ہوں تو ایسی حالت میں کہنی اور ٹخنے کا دھونا واجب ہے اور اس کے نیچے کے حصہ کا دھونا فرض ہے۔

۷۔ ہاتھ مع کہنیوں کے یا پیر مع ٹخنوں کے کٹ گئے ہوں اور منہ زخمی ہو اور منہ کا دھونا یا مسح کرنا ممکن نہ ہو تو اس حالت میں وضو فرض نہیں رہتا۔

۸۔ جو شخص کسی وجہ سے دونوں کانوں کا مسح ایک دفعہ ساتھ ہی نہ کر سکے مثلاً اس کے ایک ہی ہاتھ ہو یا ایک ہاتھ بے کار ہو تو اس کو چاہئے کہ پہلے داہنے کان کا مسح کرے پھر بائیں کان کا۔

۹۔ وضو کے اعضاء میں کوئی عضو ٹوٹ جائے یا زخمی ہو جائے یا اور کسی وجہ سے اس پر پٹی باندھی جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: پٹی کا کھولنا مضر ہو، خواہ جسم کا دھونا مضر ہو یا نہ ہو جیسے ٹوٹے ہوئے ہاتھ پیر کی پٹی کھولنا مضر ہوتا ہے تو ایسی حالت میں اگر پٹی پر مسح کرنا نقصان نہ کرے تو تمام پٹی پر مسح کرے خواہ وہ پٹی زخم کے برابر ہو یا زخم سے زیادہ اور زخم کے صحیح حصہ پر بھی نقصان کرے تو ایسے ہی چھوڑ دے۔

☆ ما ابیح للضرورۃ یقدر بقدرھا ☆ جو چیز ضرورتاً مباح کی گئی ہو اس کی مقدار کا تعین اسی کے مطابق ہوگا ☆

دوسری صورت: پٹی کا کھولنا مضر نہ ہو لیکن کھولنے کے بعد وہ خود نہ باندھ سکے اور نہ کوئی ایسا شخص موجود ہو جو باندھ سکے تو ایسی حالت میں مسح کرے بشرطیکہ نقصان نہ کرے، ورنہ مسح بھی معاف ہے۔

دوسری صورت: پٹی کا کھولنا مضر نہ ہو اور نہ کھولنے کے بعد باندھنے میں دقت ہو تو ایسی حالت میں اگر زخم کا دھونا نقصان نہ کرے تو پٹی کھول کر تمام عضو کو دھوئے اور اگر زخم کا دھونا نقصان کرے تو زخمی حصہ کو چھوڑ کر باقی عضو کو دھوئے، بشرطیکہ مضر نہ ہو، اور اگر زخمی حصہ پر مسح نقصان نہ کرے تو مسح کرے ورنہ پٹی باندھ کر پٹی پر مسح کرے، بشرطیکہ مضر نہ ہو، اور اگر مضر ہو تو مسح معاف ہے۔

۱۰۔ پٹی اگر اس طرح بندھی ہوئی ہو کہ درمیان میں جسم کا وہ حصہ بھی آ گیا ہو جو صحیح ہے تو اس پر بھی مسح کرے بشرطیکہ پٹی کھولنا یا کھول کر اس جسم کا دھونا مضر ہو۔

۱۱۔ پٹی پر اگر پٹی باندھ دی جائے تو اس پر بھی مسح درست ہے۔ (علم الفقہ، ص۶۴، جلد اول)

موزوں اور پلاستر کے مسح کا فرق؟

مسئلہ: اگر کوئی پھوڑا پھنسی یا زخم ہو اور اس کو دھو نہیں سکتا تو خون اسی پر مسح کر لے، اگر خود اس جسم پر مسح نہ ہو سکے یعنی اس قدر کم پانی بھی ضرر (نقصان کرے گا یا پٹی اور پھایہ نکالنے میں تکلیف زیادہ ہو تو پٹی اور ٹکٹکی (پلاستر Palaster) اور پھایہ پر مسح جائز ہے اگرچہ نیچے مرہم نجس (ناپاک) لگا ہوا ہے تو پٹی پھایہ پر مسح کرنے سے وضو ہو جائے گا، لیکن ناپاکی کی وجہ سے نماز ادا نہ ہو گی۔

مسئلہ: اور اگر مرہم ناپاک قدرِ درہم سے (یعنی تین ماشہ سے) زیادہ نہیں تو نماز بھی ادا ہو جائے گی۔ (تفصیل کے لئے ہدایہ جلد اول دیکھئے)۔

مسئلہ: ٹھنڈے پانی سے مسح کرنا مضر یعنی نقصان دہ ہو تو گرم پانی سے مسح کرے، اگر دو پٹیوں کے درمیان میں کسی قدر جگہ خالی رہ گئی ہو کہ اس کے دھونے سے پٹی تک پانی پہنچ جانے کا اندیشہ ہے تو اس پر بھی مسح کر لینا چاہئے۔

مسئلہ: اگر پٹی (یا پلاستر وغیرہ) کے نیچے بدن پر مسح کر سکتا ہے لیکن دوبارہ کوئی پٹی (وغیرہ کو باندھنے

والا نہ ملے گا تو پٹی ہی پر مسح جائز ہے، موزہ کے مسح میں تین انگشت مسح ضروری تھی لیکن زخم پر یا پٹی پر جو مسح کیا جاتا ہے اس میں یہ شرط ہے کہ پوری طرح سب جگہ مسح ہو جائے یعنی جتنی جگہ کو پانی سے دھویا نہیں گیا، اس پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیرا جائے۔

مسئلہ: پٹی میں یہ شرط نہیں کہ باوضو باندھی جائے بلکہ جب ضرورت ہو باندھ لو اور بوقت وضو مسح کر لو، پٹی پر مسح اسی وقت جائز ہے کہ خود اس زخمی جگہ پر مسح نہ کر سکے۔

مسئلہ: زخم اچھا ہونے سے پہلے اگر پٹی گر جائے یا خود کھول دے تو مسح باطل نہیں ہوتا، پہلا مسح کافی ہے دوبارہ مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔ (برخلاف موزہ کے مسح کے)۔

مسئلہ: اگر پہلی پٹی یا پھایا بدل کر دوسری باندھ دی تو دوبارہ مسح کرنا ضروری نہیں البتہ مستحب ہے کہ اس پر بھی مسح کرلے۔

مسئلہ: زخم یا پٹی پر مسح کرنے کی کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ جب تک ضرورت رہے مسح کرتے رہو۔

مسئلہ: وضوٹوٹ جانے کے ساتھ یہ مسح بھی ٹوٹ جائے گا اور جب باقی اعضاء کو دھوئے تو اس پر بھی مسح کرلے۔

مسئلہ: زخم اچھا ہو جانے سے بھی یہ مسح باطل ہو جائے گا۔ پس اگر باوضو ہونے کی حالت میں زخم اچھا ہوا ہے تو صرف اس عضو کو دھو لینا کافی ہے، تمام وضو کرنا ضروری نہیں، اور اگر وضو بھی کرنا ہے تو اس کے ساتھ سب اعضاء دھولے۔

مسئلہ: جس طرح وضو کی جگہ زخمی اعضاء پر مسح کر سکتا ہے، اسی طرح غسل کی جگہ پر بھی مسح جائز ہے مثلاً سر پر یا پشت پر یا بازو پر زخم ہے تو اس پر مسح کرلے اور باقی بدن دھو کر غسل کرلے، اگر بدن پر مسح نہ ہو سکے تو پٹی باندھ کر اس پر مسح کرے غسل کی جگہ جو مسح کیا ہے یہ اُس وقت باطل ہوگا کہ کوئی چیز غسل کو واجب کرنے والی پیش آجائے یا زخم اچھا ہو جائے۔

مسئلہ: جب نصف بدن سے زیادہ زخمی ہو تو زخموں پر مسح کرنے اور باقی کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے، تیمّم کافی ہے، جب پٹی کے اوپر بھی مسح کرنے سے تکلیف بڑھ جائے یا دیر میں اچھا ہونے کا اندیشہ ہو تو مسح بھی معاف رہے گا۔

مسئلہ: جب تک ضرورت اور عذر باقی رہے چاروں طرف سے دھو لے اس جگہ کو یعنی پلاستر کو چھوڑ دیا کرے۔

ما جاز لعذر بطل بزواله ☆ جس کا استعمال عذر کی وجہ سے جائز ہو عذر ختم ہوتے ہی جواز بھی ختم ہو جائے گا

مسئلہ: اگر کسی کے ہاتھ پاؤں میں پھٹن ہوگئی ہو، اس نے موم یا چربی یا کوئی دوا (واسطین وغیرہ) اس میں بھر دی ہے، اگر اس کو نکال کر دھونے میں کوئی تکلیف و دقت نہیں تو اس کو نکال کر پاؤں دھولے اور اگر دقت و تکلیف ہوتی ہوتو اس کے اوپر کو پانی بہا دینا کافی ہے۔ (طہور المسلمین، ص ۳۹ و فتاوی دارالعلوم، ص ۲۷۷، جلد اول و عالمگیری، ص ۵۷، جلد ۳ و کتاب الفقہ، ص ۲۶۸، جلد اول)

(مسح جبیرہ یعنی پلاستر وغیرہ چار باتوں میں مسح خفین سے جدا ہے۔ (۱) اگر پٹی اچھے ہونے کی وجہ سے کھل گئی تو صرف اس جگہ کا دھو لینا کافی ہے برخلاف خفین کے کہ اگر ان میں سے ایک نکل جائے تو دونوں پاؤں دھونا ضروری ہیں۔ (۲) اگر زخم اچھا ہوئے بغیر پٹی کھل گئی تو دوبارہ باندھ لے، مسح کا اعادہ ضروری نہیں۔ (۳) اس کے وقت کی کوئی تحدید نہیں ہے۔ (۴) زخم کی پٹی طہارت کے ساتھ باندھنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر بغیر وضو کے باندھا ہوتب بھی مسح کرسکتا ہے، اس کے لئے وضو شرط نہیں ہے۔ محمد رفعت)

معذور کے لئے نماز کا طریقہ؟

مسئلہ: معذور کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ نماز کے لئے چت لیٹ کر دونوں پاؤں قبلہ کی جانب کرے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کسی قدر اونچا کرے، تاکہ رخ قبلہ کی جانب ہو جائے، اگرچہ یہ بھی اختیار ہے کہ دائیں یا بائیں پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھی جائے، تاہم دایاں پہلو بائیں سے افضل ہے۔

لیکن یہ تمام صورتیں ایسی حالت میں ہیں جب کہ کوئی ایسا کرنے پر قادر ہو، اگر ایسا کرنے سے معذور ہوتو جس طرح بھی ممکن ہو اسی طرح نماز ادا کرنی چاہئے۔ (کتاب الفقہ، ص ۸۰۳، جلد اول)

(ایک نماز کا فدیہ پونے دو کلو گرام گیہوں یا اس کی قیمت ہے، اور ایک دن میں مع وتر کے چھ نمازیں ہوگئیں۔ یعنی ساڑھے دس کلو گرام گیہوں، یا اس کی قیمت۔ محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)